بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آزمائش

اور

جماعت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک وتعالےٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق
ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آزمائش اور جماعت

فرمان الٰہی ہے۔

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَاْ اَخْبَارَكُمْ (محمد ۳۱)	ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے یہاں تک کہ ہم یہ معلوم کرلیں کہ کون مجاہد اور کون ثابت قدم رہنے والے ہیں اور ہم تمہارے حالات کا امتحان ضرور لیتے رہیں گے۔

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ ہمیں مختلف حالات میں مبتلا کر کے ضرور آزمائے گا۔ پھر اس آزمائش میں جن لوگوں نے کامیاب ہونے کی جدوجہد کی اور اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے وہی لوگ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے۔

جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو آزمائے گا ان میں سے ایک کے متعلق فرمان الٰہی ہے :-

وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً (انبیاء -۳۵)	ہم تم لوگوں کو خیر و شر کے فتنہ میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کرتے رہتے ہیں۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں رب کائنات نے ایمان والوں کو آزمانے کے لئے لفظ فِتْنَةً استعمال فرمایا ہے اور لغت میں فتن کے معنی ہیں سونے کو آگ میں تپا کر کھرا کھوٹا جانچنا۔ اے ایمان والو سوچنے کا مقام ہے کہ سونا کتنا قیمتی اور محبوب چیز ہے لیکن جب اس قیمتی اور محبوب چیز کے کھرا کھوٹا جانچنے کا وقت آتا ہے تو اسے فوراً آگ میں ڈال دیا جاتا ہے پھر اس وقت کوئی بھی شخص یہ نہیں کہتا کہ اتنی قیمتی اور محبوب چیز کو آگ میں کیوں ڈال رہے ہو۔ کیوں کہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اسے آگ میں ڈالے جانے کا مقصد کیا ہے اس لئے اس سونے کا مالک سونے کو آگ میں ڈالتے وقت کسی قسم کا واویلا نہیں کرتا بلکہ خاموشی سے بڑے صبر کے ساتھ اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہتا ہے۔ بالکل اسی طرح ایمان والے انسان بھی اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں اسی لئے اپنے ان محبوب انسانوں کو ایمان میں کھرا کھوٹا جانچنے کے لئے مختلف طریقوں سے آزمائش میں مبتلا کر کے کھرا کھوٹا جانچتا رہتا

ہے اور جس شخص سے اللہ تعالیٰ کی جتنی زیادہ محبت ہوتی ہے اس کو اتنی ہی زیادہ آزمائش میں مبتلا کر کے جانچتا ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کو انسانوں میں سب سے زیادہ محبوب نبی ہوتے ہیں اس لئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو آزمایا اور پھر نبیوں کے بعد جس شخص سے اللہ تعالیٰ کی جتنی محبت تھی اللہ تعالیٰ نے اسی قدر اس شخص کو آزمائش میں مبتلا کیا۔ اسی لئے رب کائنات نے :-

1. حضرت آدمؑ کو پہلے جنت دیکر آزمایا پھر جنت سے نکال کر آزمایا۔
2. حضرت نوحؑ کو انکی آنکھوں کے سامنے ان کا بیٹا پانی میں ڈبو کر آزمایا۔
3. حضرت ابراہیمؑ کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈلوا کر آزمایا۔
4. حضرت اسماعیلؑ کو چھری کے نیچے دے کر آزمایا۔
5. حضرت سارہؓ کو ظالم بادشاہ کے محل میں بھجوا کر آزمایا۔
6. حضرت حاجرہؓ کو شیر خوار بیٹے کے ساتھ تن تنہا جنگل میں چھوڑ کر آزمایا۔
7. حضرت یعقوبؑ کو ان سے ان کا پیارا بیٹا جدا کر کے آزمایا۔
8. حضرت یوسفؑ کو وزیر مصر کی بیوی کے ساتھ بند کمرے میں ملاقات کروا کے آزمایا۔
9. قوم ثمود کو اونٹنی کے ذریعے آزمایا۔
10. حضرت ایوبؑ کو شیطان سے سخت تکلیف دلوا کر اٹھارہ سال تک سخت بیماری میں مبتلا کر کے آزمایا۔
11. حضرت داؤدؑ کو ان کے بیٹے سلیمانؑ سے ان کے فیصلے کے خلاف فیصلہ کروا کے آزمایا۔
12. حضرت سلیمانؑ کو دنیا کی ہر چیز کو ان کے تابع کر کے آزمایا۔
13. حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں بھیج کر آزمایا۔
14. حضرت زکریاؑ کو بڑھاپے میں بیٹا دے کر آزمایا۔
15. حضرت مریمؑ کو بغیر شوہر کے بیٹا دے کر آزمایا۔
16. حضرت موسیٰؑ کو فرعون کے دربار میں بھیج کر آزمایا۔
17. قوم موسیٰ کو دریا میں کود جانے کا حکم دیکر آزمایا۔
18. حضرت آسیہؓ کو فرعون کی بیوی بنا کر آزمایا
19. اصحاب کہف کو طویل عمر تک غار میں سلا کر آزمایا۔
20. ذوالقرنین کو مشرق سے مغرب تک حکمرانی دے کر آزمایا۔

21. تین شخصوں برص زدہ، گنجا اور اندھا کو مال و دولت اور صحت دے کر آزمایا۔
22. طالوت کے لشکر کو پانی پینے سے منع کر کے آزمایا
23. ایک شخص سے ایک سو لوگوں کو قتل کروا کے آزمایا۔
24. حضرت عیسیٰ کو بن باپ کے پیدا کر کے آزمایا۔
25. امام الانبیاء و خاتم الانبیاء ﷺ کو طائف کے میدان میں لہولہان کروا کے آزمایا۔
26. صحابہ کرامؓ کو بدر کے مقام پر اس وقت کی سپر طاقت دشمنان اسلام کے سامنے لا کھڑا کر کے آزمایا۔

اے ایمان والو : رب کائنات آئندہ بھی قیامت تک آنے والے ایمان والوں کو کھرا کھوٹا جانچنے کے لئے مختلف قسم کی آزمائشوں میں مبتلا کرتا رہے گا اور ان آنے والی آزمائشوں کی تعداد اتنی کثیر ہو گی کہ اس کی کثرت کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)	اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ (ایک روز) نبی ﷺ مدینہ کے ایک بلند مکان پر چڑھے (اور صحابہؓ کو مخاطب کر کے) فرمایا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں صحابہؓ نے عرض کیا نہیں (اے اللہ کے رسول ﷺ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں وہ ہمیں نظر نہیں آرہا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح برسات برستی ہے۔

اے ایمان والو مندرجہ بالا اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ارشادات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آزمانے کے لئے ہم پر برسات کی طرح فتنے برسائے گا اور آزمائش کی بارش میں اللہ تعالیٰ جن چیزوں میں سے ہماری آزمائش کرے گا ان میں سے چند چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا کہ :

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ	اور (اے ایمان والو) ہم ضرور کسی قدر خوف اور بھوک سے اور کسی قدر مال، جان اور پھلوں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے (اور اے رسولؐ) آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادیں یعنی ان لوگوں کو کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس طرح کہتے ہے کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر

رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (بقرۃ ۱۵۵ سے ۱۵۷)	جاننے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے فضل اور رحمت (کی بارش ہوتی) ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یاب ہیں۔

اے ایمان والو اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ ہماری آزمائش کے لئے کافروں کو بھی ڈھیل دیتا رہتا ہے اور اس کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے خود فرمادیا ہے کہ :۔

وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ (محمد ۴)	اگر اللہ چاہتا تو کافروں سے (کسی اور طرح) انتقام لے لیتا لیکن وہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم میں سے بعض کی آزمائش بعض کے ذریعہ کرے۔

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ اہل کتاب اور مشرکین کو بھی ہمارے لئے ذریعہ آزمائش بناتا ہے۔ اس کے بارے میں بھی فرمان الٰہی ہے کہ :۔

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (آل عمران ۱۸۶)	اے ایمان والو تمہارے مالوں میں اور تمہاری جانوں میں ضرور تمہاری آزمائش ہوگی اور تمہیں اہل کتاب اور مشرکین سے بہت کثیر تعداد میں دل آزار باتیں سنی ہوں گی اور اگر تم نے صبر کیا (ثابت قدم رہے) اور تقویٰ اختیار کیا تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں اے ایمان والو اگر اللہ تعالیٰ ہمیں مال دیکر آزمائے یا ہم سے مال چھین کر آزمائے یا ہمیں لوگوں سے ایسی باتیں سنی پڑیں جن سے ہمیں ذہنی پریشانی ہو یا ہمیں لوگوں کی دل آزار باتوں سے آزمایا جائے یا ہمیں جسمانی تکلیفوں میں مبتلا کرکے آزمایا جائے تو ہر قسم کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگتے رہیں اور صبر سے کام لیں حق پر ثابت قدم رہیں اور آزمائشوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت پر زور دیں اور عبادت میں جلدی کریں۔ اے ایمان والو فتنوں یعنی آزمائشوں سے ہی ڈراتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَ يُمْسِيْ كَافِرًا وَ	ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمل (صالح) میں جلدی کرو ان فتنوں کے پیش آنے سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے (کہ اس وقت) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور

يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَ يُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ الدُّنْيَا (صحیح مسلم)

شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مؤمن ہو گا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ (اور ایسا فتنوں کا دور بھی آئے گا کہ آدمی) اپنے دین کو دنیا کی تھوڑی سی متاع پر بیچ ڈالے گا۔

اے ایمان والو فتنوں سے بچیں کہیں دنیا کی لالچ میں آکر اپنے دین کا نقصان نہ کر بیٹھنا اگر ایسا وقت آبھی جائے تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے دنیا کو آزمائش سمجھ کر ٹھکرا دیں اور اپنے قیمتی دین اور ایمان کو بچا کر اس آزمائش میں کامیاب ہو جائیں۔ اے ایمان والو مزید فتنوں سے ڈراتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

وَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلَ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدَ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا مُجَخِّيًا لَايَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ (صحیح مسلم)

حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کے دلوں پر اس طرح فتنے ڈالیں جائیں گے جس طرح چٹائی کے تنکے ہوتے ہیں (یعنی برابر اور زیادہ تعداد میں) پس جو دل ان فتنوں کو قبول کرے گا اس کے (دل) پر ایک سیاہ نشان ڈال دیا جائے گا۔ اور جو دل ان فتنوں سے متاثر نہ ہو گا اس پر ایک سفید نشان ڈال دیا جائے گا غرض (یہ کہ) دو قسم کے دل ہوں گے ایک تو سفید مثل سنگ مرمر کے جن پر اس وقت تک جب تک آسمان وزمین قائم ہیں کسی قسم کا کوئی بھی فتنہ اثر انداز نہ ہو گا۔ اور دوسرا دل سیاہ اور آلودگی مانند جیسے الٹا برتن جس میں کچھ بھی باقی نہ رہے یہ دل نہ تو امر بالمعروف (نیک کاموں سے آگاہ ہو گا اور نہ برے کاموں کو برا جانے گا مگر صرف اس چیز سے واقف ہو گا جو اس کے دل میں پیوست ہو گئی ہے۔

اے ایمان والو جب بھی فتنے آئیں انہیں دل میں جگہ نہ دیں بلکہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں اس طرح عمل کر کے اپنے دل کو الٹے برتن کی طرح سیاہ ہونے سے بچائیں اور اپنے دلوں کو سفید سنگ مرمر کی طرح بنائیں فتنوں یعنی آزمائش کا ذکر کرتے ہوئے ہی ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ :۔

قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ

آدمی حسب معمول سوئے گا اور امانت (ایمان) اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور ایمان کا دھندلا سا اثر (اس

فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَّيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَّيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ

(صحیح بخاری و صحیح مسلم و عن حذیفہؓ)

کے دل میں باقی) رہ جائے گا پھر جب وہ دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے امانت (ایمان) کا بچا اثر بھی نکال لیا جائے گا اور دل میں ایک آبلہ جیسا نشان باقی رہ جائے گا جیسے تو آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈالے اور اس سے آبلہ پڑ جائے جو بظاہر پھولا اور اٹھا ہوا ہو گا لیکن اندر سے خالی ہو گا۔ (پھر ایسا ہونے کے بعد) جب لوگ صبح کو اٹھیں گے تو آپس میں حسب معمول خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہ ہو گا جو امانت کو ادا کرے (یعنی حقوق شرعیہ کو ادا کرے) یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا (یعنی امانت باقی نہ رہنے کے سبب) کہ فلاں قبیلہ میں ایک امین و دیانتدار شخص ہے اور اس زمانہ میں ایک شخص کو (جس کو دنیاداری میں کمال حاصل ہو گا) کہا جائے گا کہ کس قدر عقلمند ہے اور کس قدر ہوشیار ہے اور کس قدر خوبصورت ہے اور کس قدر چالاک ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہو گا۔

اے ایمان والو مندرجہ بالا اس فرمان رسول ﷺ کی روشنی میں کیا اس وقت لوگوں کی یہ حالت تو نہیں ہے کہ محض دولت مند یا دنیاوی اثر و رسوخ کی بنیاد پر لوگوں کو ایک اعلیٰ مقام دیا جاتا ہو اور دیندار لوگوں کو صرف غریب ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی کوئی اہمیت نہ دی جاتی ہو۔
اے ایمان والو کہیں ایسا تو نہیں ہے؟ کہ بجائے اس کے کہ دیندار کو اور دین کا علم رکھنے والوں کو اس کا مقام دیا جائے اور ان کی عزت اور مرتبہ بڑھایا جائے اس کے مقابلہ میں بے سمجھ اور کم علم دین رکھنے والوں کو صرف دولت مند یا دنیاداری میں بڑا ہونے کی صورت میں دیندار اور دین کا علم زیادہ رکھنے والوں پر عزت و مرتبہ اور اعلیٰ مقام میں فوقیت دی جاتی ہو؟

اے ایمان والو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہے کہ کون ہے کہ جو ایماندار و دیندار اور عالم دین کو اس کی عزت اس کا مرتبہ اس کا مقام دے کر اس آزمائش میں کامیاب ہوتا ہے اور کون ہے جو کہ صرف دنیاوی اثر و رسوخ رکھنے کی وجہ سے یا دولت مند ہونے کی وجہ سے ایسے ایماندار و دیندار اور عالم دین پر فوقیت دے کر آزمائش میں ناکام ہوتا ہے۔

دیندار اور عالم دین لوگوں کی قدر دانی کرتے ہوئے سید مسعود احمدؒ اپنی تصنیف تفسیر قرآن عزیز جلد اول کے صفحہ نمبر ۲۰۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ (الغرض علم ہی کی بدولت

عزت و سرفرازی ملتی ہے جس میں علم نہیں اس کو حکومت کرنے کا بھی حق نہیں عالم کا درجہ زیادہ ہے اور بے علم عابد درجہ میں کم تر ہے۔

اے ایمان والو فتنوں یعنی آزمائشوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ :-

وَ اِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِى النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِى الْجَنَّةِ وَ هِىَ الْجَمَاعَةُ (ابو داؤد کتاب السنۃ و سندہ صحیح)	آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری) ملت ۷۳ حصوں میں تقسیم ہو جائے گی (جن میں سے) ۷۲ فرقے دوزخ میں جائیں گے اور ایک جماعت ہو گی جو جنت میں جائے گی۔

اے ایمان والو اس فرمان رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس ملت کو ۷۳ حصوں میں تقسیم کر کے بھی آزمائے گا کہ کون ہے جو ۷۲ دوزخ میں جانے والے فرقوں سے اپنے آپ کو بچا کر ایک جنت میں جانے والی جماعت میں شامل کرے گا اور شامل ہو کر اپنے آپ کو اس جماعت میں ہمیشہ کے لئے شامل رکھے گا۔

اے ایمان والو اسی فرقہ واریت کے دور کے متعلق حذیفہؓ صحابی کے سوال کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے خیر و شر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ایسے خطرناک فتنے ہوں گے کہ :

دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)	(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلائیں گے جو شخص ان کی بات کو قبول کرے گا وہ اس کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔

اے ایمان والو حذیفہؓ نے جب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ان جہنم کی طرف بلانے والوں کی کوئی نشانی ہمیں بتا دیں (تاکہ وہ نشانی دیکھ کر ہم اپنے آپ کو ان فتنے باز لوگوں سے بچا سکیں) اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)	وہ (فتنہ باز جہنم کی طرف بلانے والے لوگ) ہم میں سے ہی ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں (یعنی دین اسلام کی ہی) باتیں کریں گے۔

اے ایمان والو رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مبارک گویا کہ مندرجہ بالا ابو داؤد والی حدیث کی تشریح ہے جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ ۷۲ فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جماعت جنت میں جائے گی۔

اور اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ حذیفہؓ صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے ان ۷۲ فرقے دوزخ میں جانے والے اور ایک جنت میں جانے والی جماعت کے متعلق تفصیلی معلومات کی تھی اور اسی معلومات کے دوران جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان ۷۲ دوزخ میں جانے والوں کی ظاہری کوئی بھی نشانی نہیں ہو گی تو حذیفہؓ صحابی نے فوراً آپ ﷺ سے سوال کیا کہ :-

فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)	(اے اللہ کے رسول ﷺ) اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو مجھے آپ کس بات کا حکم دیتے ہیں۔

اس فرمان مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ حذیفہؓ نے پوچھا جب ان فتنہ باز لوگوں کو پہچاننے کی کوئی نشانی ہی نہیں ہو گی تو آپ ان سے بچنے کے بارے میں ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں اس کے جواب میں ۷۲ دوزخ میں جانے والے اور جہنم کی طرف جانے اور بلانے والوں سے بچنے کا طریقہ بتاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ :

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ إِمَامَهُمْ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)	جماعت المسلمین اور (جماعت المسلمین) کے امیر کو لازم پکڑنا (یعنی جماعت المسلمین میں شامل ہو کر جماعت المسلمین کے امیر سے چمٹے رہنا

اس فرمان رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ ۷۲ فرقوں کے مقابلہ میں جو ایک جماعت جنت میں جانے والی ہو گی وہ جماعت المسلمین ہو گی اسی لئے تو آپ نے حذیفہؓ صحابی کو حکم فرمایا کہ اس وقت جب ۷۲ فرقے جہنم کی طرف بلا رہے ہوں گے اس وقت ان سے بچنے کے لئے آپ جماعت المسلمین میں شامل ہو کر امیر جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا (یعنی امیر کی اطاعت کرتے رہنا) اور جو جماعت المسلمین کے علاوہ گروہ یا ٹولے یا جماعتیں ہوں گی ان کے متعلق آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ جماعت المسلمین کے علاوہ جو بھی ہو نگے وہ فرقے ہو نگے اس لئے آپ

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)	(ان) تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا

مندرجہ بالا رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے معلوم ہوا کہ فرقہ واریت والی آزمائش کے دور میں اس آزمائش میں کامیاب ہونے کے لئے جماعت المسلمین سے وابستہ رہنا اور تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا ضروری ہے حتیٰ کہ اگر جماعت المسلمین نہ ہو تو بھی فرقوں میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔ تعجب ہے ان لوگوں پر جو فرقہ واریت کو برا سمجھتے ہوئے بھی فرقوں کو چھوڑنے اور فرقوں سے علیحدہ ہونے کے

لئے تیار نہیں ہیں اے ایمان والو آج فرقہ واریت کا دور ہے شاید اللہ تعالیٰ ہمیں آزما رہا ہے کہ آج فرقہ واریت کے آزمائشی دور میں کون ہے جو میرے پیارے رسول ﷺ کے حکم تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَ اِمَامَهُمْ پر عمل کرتے ہوئے جماعت المسلمین میں شامل ہو کر امیر جماعت المسلمین کی اطاعت میں اپنی زندگی گزارتا ہے اور آپ ﷺ ہی کے حکم فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا پر عمل کرتے ہوئے جماعت المسلمین کے علاوہ تمام فرقوں سے علیحدہ ہو کر اس آزمائش میں کامیاب ہوتا ہے۔ جو لوگ اس آزمائش میں کامیاب ہو کر تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کرکے جماعت المسلمین میں شامل ہوتے ہیں ایسے ہی لوگوں سے رسول اللہ ﷺ جماعت المسلمین کی فضیلت میں ارشاد فرماتے ہیں کہ :

ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالطَّاعَةُ لِذَوِي الْأَمْرِ وَلُزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ

(مستدرک حاکم جلد اول صفحہ ۸۷ وسندہ صحیح)

تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے معاملہ میں ایمان والے کا دل (بھی) خیانت نہیں کرتا (۱) عمل کا خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرنا (۲) امیروں کی اطاعت کرنا (۳) اور جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا۔

اے ایمان والو مندرجہ بالا فرمان مبارک سے معلوم ہوا کہ اپنے دل کو خیانت سے بچانے کے لئے اور ایمان والا بننے کے لئے اپنے تمام اعمال صرف اور صرف خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کریں اور جماعت المسلمین کے امیروں کی اطاعت کریں اور جماعت المسلمین سے چمٹے رہیں کیونکہ جماعت سے الگ ہونے والے کو شیطان اس طرح جھپٹ لیتا ہے جس طرح ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری کو بھیڑیا جھپٹ لیتا ہے۔ اسی لئے اللہ کے رسول ﷺ نے بھی ہمیں ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری کی مثال دے کر سمجھایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ :-

فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ وسندہ صحیح)

جماعت کو لازم پکڑو اس لئے کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو گئی ہو۔

اے ایمان والو اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے بکریوں کے ریوڑ کو جماعت سے تشبیہ دی ہے یعنی جس طرح ریوڑ میں شامل بکری کو بھیڑیا نقصان نہیں پہنچا سکتا اسی طرح جماعت المسلمین میں شامل مسلم کو شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اب سوچنا یہ ہے کہ بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ سے دور کیوں رہتا ہے ؟ کیا بھیڑیے کو بکریوں کا خوف ہوتا ہے کہ کہیں بکریاں نقصان نہ پہنچا دیں ؟ نہیں بھیڑیے کے لئے تو بکری بکری ہی ہے چاہے وہ اکیلی ہو یا ریوڑ میں ہو اس لئے ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ سے بکریوں کے خوف کی وجہ سے دور نہیں رہتا بلکہ بکریوں کے ریوڑ کے

ساتھ جو چرواہا ہوتا ہے بھیڑیا اس چرواہے کے خوف سے ریوڑ کے قریب نہیں آتا کیونکہ بھیڑیے کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں نے ریوڑ سے بکری پکڑنے کی کوشش کی تو بکریوں کا چرواہا ڈنڈا لے کر مجھ پر حملہ کردے گا اور میرا اس چرواہے سے بچنا مشکل ہو جائے گا اس لئے بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی وجہ سے بکریوں کے ریوڑ کے قریب بھی نہیں آتا۔

بالکل اسی طرح شیطان بھی مسلمین کے خوف کی وجہ سے جماعت سے دور نہیں رہتا کیونکہ جماعت کا چرواہا امیر جماعت ہوتا ہے اسی لئے شیطان کو امیر جماعت المسلمین کا خوف ہوتا ہے جس طرح بھیڑیے کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح کوئی بکری چرواہے سے بھاگ کر ریوڑ سے الگ ہو جائے تو میں اسے جھپٹ لوں اور چرواہے کی کوشش ہوتی ہے کہ میں ان بکریوں کو بھیڑیے کے نقصان سے بچانے کے لئے ریوڑ میں جمع رکھوں۔ بالکل اسی طرح امیر جماعت المسلمین کی بھی یہ کوشش ہوتی ہے کہ میں مسلمین کو شیطان کے حملوں سے بچانے کے لئے جماعت المسلمین میں تمام مسلمین کو اکٹھا رکھوں اور اس کے برخلاف شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی نا کسی طرح کوئی مسلم امیر سے بھاگ کر جماعت المسلمین سے الگ ہو جائے تو میں اسے جھپٹ لوں۔ اے ایمان والو انسان کے بھیڑیے شیطان سے بچنے کے لئے امیر کی اطاعت کیوں ضروری ہے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَ يُتَّقَى بِهِ (صحیح مسلم و صحیح بخاری)	امیر (جماعت کے لوگوں کے لئے) ڈھال ہوتا ہے اس کے پیچھے (یعنی اس کی سپہ سالاری میں) جنگ کی جاتی ہے اور اس کے ذریعے (دشمن سے، انتشار سے، بد نظمی سے، بد اعمالی اور شیطان کے شکار ہونے وغیرہ سے) بچا جاتا ہے۔

اے ایمان والو اس فرمان رسول ﷺ پر غور و فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ جب کبھی کسی سے مقابلہ کیا جائے تو پہلے اس کے دفاعی سامان کو نشانہ بنایا جاتا ہے کیونکہ امیر جماعت المسلمین، مسلمین کے لئے شیطان سے بچنے کے لئے دفاعی ڈھال ہے اس لئے شیطان کا حملہ بھی سب سے پہلے اس ڈھال کو ختم کرنے پر ہی ہو گا اس لئے شیطان، مسلمین کے دلوں میں امیر کے خلاف مختلف قسم کے وسوسے پیدا کر کے مسلمین کو اس ڈھال سے علیحدہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اس لئے جب کوئی مسلم اپنے بچاؤ کی اس ڈھال ہی سے دور ہو گیا تو اب اس بغیر ڈھال والے مسلم کو اپنا شکار بنانا شیطان کے لئے بالکل آسان ہو گیا۔ اس لئے شیطان يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ کے تحت مسلمین کے دلوں میں امیر جماعت کے متعلق مختلف قسم کے غلط وسوسے ڈالتا رہتا ہے تاکہ مسلمین کو کسی طرح سے امیر جماعت سے نفرت ہو جائے اور اس طرح وہ مسلم امیر سے نفرت کر کے جماعت سے الگ ہو جائے

اور میں اس مسلم کو اپنے پنجے میں پھنسالوں۔ اے ایمان والو جس طرح بکریوں کے ریوڑ کا چرواہا کتنا ہی کمزور، ضعیف کیوں نہ ہو لیکن بھیڑیے پر پھر بھی اس چرواہے کا خوف طاری رہتا ہے بالکل اسی طرح جماعت المسلمین کا امیر کتنا ہی کمزور و ضعیف کیوں نہ ہو لیکن شیطان پر اس امیر کا خوف طاری رہتا ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی سے ایمان والوں کو ہوشیار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :-

قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ (صحیح مسلم کتاب الامارت)	(اے جماعت المسلمین) کے لوگو میرے بعد ایسے امیر بھی ہوں گے جو میرے راستہ پر نہ چلیں گے اور میری سنت پر بھی نہیں چلیں گے۔

بلکہ آپ ﷺ نے تو یہاں تک فرمادیا تھا کہ :-

وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ (صحیح مسلم کتاب الامارت)	اور ان لوگوں میں (ایسے امیر) بھی ہوں گے جن کے جسم و صورت تو انسانوں کے ہونگے لیکن دل شیطانوں کے سے ہوں گے۔

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ :

اَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ (صحیح مسلم کتاب الامارت)	اگر تم کسی امیر کو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے بھی دیکھو تو اس کو برا تو سمجھو لیکن اطاعت سے ہرگز باہر نہ ہونا۔

اے ایمان والو مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوئی کہ شیطان ہمارے دلوں میں ایسے ایسے وسوسے بھی ڈالے گا کہ دیکھو تمہارا امیر رسول اللہ ﷺ کے راستے پر نہیں چل رہا ہے اور نبی ﷺ کی سنت پر بھی عمل نہیں کر رہا ہے اور یہ تو دیکھو فلاں فلاں کاموں میں اللہ کی نافرمانیاں بھی کرتا ہے کیا امیر ایسے بے عمل ہوتے ہیں؟ جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ :-

قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ (صحیح مسلم کتاب الامارت)	صحابیؓ پوچھتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اس وقت (جب ہمیں ایسے امیر دکھائی دیں تو) میں کیا کروں۔ (آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں)

صحابیؓ حذیفہؓ کے پوچھنے پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :-

قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ لِلْاَمِيْرِ وَ اِنْ ضُرِبَ	(ایسے حالات میں بھی) چاہے امیر تمہاری پیٹھ پر کوڑے

ظَهْرَكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ

(صحیح مسلم کتاب الامارت)

مارے اور چاہے تمہارا مال تم سے (زبردستی) چھین لے تو بھی امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا۔

رہا مسئلہ امیر کا کہ جب ہم امیر جماعت المسلمین میں ایسی کوئی بات دیکھیں تو ہم کیا کریں اس کے متعلق بھی رسول اللہ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمادیا آپؐ نے فرمایا کہ :-

مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

(صحیح بخاری و مسلم)

جو شخص اپنے امیر کی کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہئے کہ اس پر صبر کرے اس لئے کہ جو شخص بالشت بھر بھی جماعت (المسلمین) سے علیحدہ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

اے ایمان والو مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں غور فرمائیں کہ جس طرح ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری بھیڑیے کے پنجے میں گرفتار ہو کر حرام موت مرتی ہے۔ کیونکہ اگر بکری ریوڑ سے الگ نہ ہوتی تو وہ بکری ظاہر ہے کہ چرواہے کے ہاتھوں ذبح ہو کر حلال موت مرتی لیکن جب بکری اپنے چرواہے سے فرار ہوئی تو فوراً بھیڑیے نے، اسے پکڑ اور چیر پھاڑ کر کے اسے حرام موت مار ڈالا۔ بالکل اسی طرح جو شخص بھی امیر کی اطاعت نہیں کرے گا وہ رسول اللہ ﷺ کے مندرجہ بالا فرمان کے مطابق خود ہی جماعت سے نکل کر الگ ہو جائے گا اور جب جماعت سے الگ ہو جائے گا تو پھر فوراً شیطان اسے اپنے پنجے میں جھپٹ لے گا کیونکہ اب وہ شیطان کے قبضہ میں ہے اس لئے اب اس پر نصیحت کی کوئی بات بھی اثر نہیں کرے گی اور بالآخر وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے مندرجہ بالا ارشادات کے مطابق جو شخص امیر کی اطاعت نہیں کرے گا وہ جماعت سے الگ ہو جائے گا اور جماعت سے الگ ہونے والا جاہلیت کی موت کیوں مرے گا اس کے متعلق خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :-

مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ شِبْرًا أَخْرَجَ مِنْ عُنُقِهِ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ

(رواہ الطبرانی فی الکبیر جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۰)(وسندہ صحیح)

جو شخص جماعت المسلمین سے بالشت بھر بھی علیحدہ ہوا اس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکال پھینکا۔

اے ایمان والو جو شخص امیر جماعت المسلمین کی مخالفت کرنے کے جرم میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق جماعت سے الگ ہو جائے گا ظاہر ہے کہ پھر وہ امیر جماعت کی مخالفت بھی ضرور کرے گا اور جو شخص امیر جماعت کی مخالفت کرے گا تو گویا اس نے جماعت کی مخالفت کی اور جماعت

کی مخالفت کرنے والے کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ :۔

مَنْ خَالَفَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ (رواہ حاکم فی مستدرک جلد ۱ صفحہ ۱۱۷ وسندہ صحیح)	جس شخص نے بالشت بھر بھی جماعت المسلمین کی مخالفت کی تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکا۔

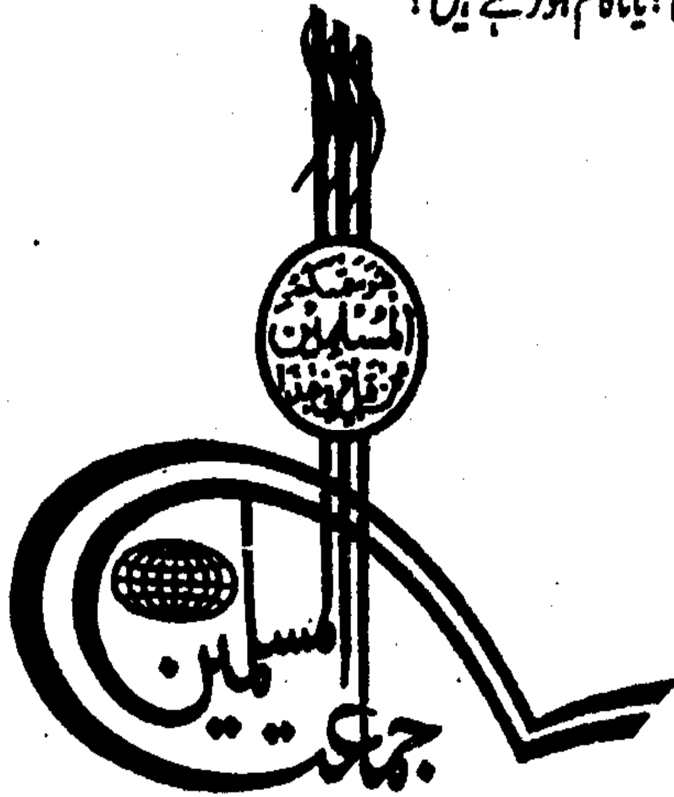
اے ایمان والو مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں معلوم ہوا کہ جس شخص نے امیر کی اطاعت نہ کی تو اس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کرلی اور جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کرلی ضرور وہ ضد میں آکر امیر جماعت کی مخالفت بھی کرے گا اور جس نے امیر جماعت کی مخالفت کی گویا کہ اس نے جماعت کی مخالفت کی اور جس شخص نے جماعت سے الگ ہو کر جماعت کی مخالفت شروع کردی اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو نکال پھینکا اور جس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو ہی نکال پھینکا وہ بالکل شیطان کا شکار ہو گیا اور ایسا شخص رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق جاہلیت کی موت مرے گا۔ اس لئے اے ایمان والو اپنے کو جاہلیت کی موت مرنے سے بچانے کے لئے معروف کاموں میں امیر کی اطاعت ہر حال میں کرتے رہیں امیر ہمیں چاہے کیسا ہی کمزور و گناہ گار ہی کیوں نہ نظر آئے لیکن جب تک وہ امیر رسول اللہ ﷺ کے حکم (صحیح مسلم) کے مطابق تمہارے اندر نماز قائم رکھے تو اس کا حکم سنو اور اطاعت کرو خوشی میں بھی ناخوشی میں بھی تنگی میں بھی آسانی میں بھی وہ امیر چاہے تمہارا حق کسی اور کو ہی کیوں نہ دے پھر بھی ہر حال میں صبر کر کے اپنا حق اللہ سے مانگتے رہو اور اطاعت امیر کا حق ادا کرتے رہو۔ (مفہوم ماخذ صحیح مسلم کتاب الامارت) اور نیا در کھیں امیر کی اطاعت نہ کرنے والا جماعت سے الگ ہو جاتا ہے اور جماعت سے الگ ہونے والا جاہلیت کی موت مرتا ہے اور پھر اس جاہلیت کی موت مرنے والے کا قیامت کے روز رب کائنات کے سامنے کیا حشر ہو گا اس کے متعلق بھی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَاسْتَذَلَّ الْإِمَارَةَ لَقِيَ اللّٰهَ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ مستدرک جلد اول صفحہ نمبر ۱۱۹)	جس شخص نے جماعت چھوڑ دی اور امارت کی تذلیل کی وہ اللہ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ کے ہاں اس کے لئے (اپنے کو عذاب الٰہی سے بچانے کے لئے) کوئی دلیل نہیں ہوگی

اے ایمان والو غور فرمائیں کہ جس کو اس نے معمولی سی غلطی سمجھ کر امیر کی اطاعت نہیں کی اس کے لئے قیامت کے روز کتنا بڑا مسئلہ بن جائے گا اور دوسری بات یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے امارت کی تذلیل کو جماعت سے علیحدگی قرار دیا اس لئے اے ایمان والو امارت کی تذلیل نہ کر کے اور

ہر حال میں جماعت المسلمین میں شامل رہ کر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی آزمائش میں کامیاب ہو کر دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کریں۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ آزمائش میں ناکام ہو جائیں گے اور جماعت المسلمین سے الگ ہو کر شیطان کا شکار ہو کر جاہلیت کی موت مر جائیں گے اور پھر قیامت کے روز عذاب الٰہی سے اپنے کو بچانے کے لئے ہمارے پاس کوئی دلیل بھی نہیں رہے گی۔

اے ایمان والو اس مضمون کو بار بار پڑھیں اور پھر سوچیں کہ کیا ہم اللہ کی بھیجی ہوئی آزمائشوں میں کامیاب ہو رہے ہیں؟ یا ناکام ہو رہے ہیں؟



قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

تَلْزَمُ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُمْ۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑنا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی : اللہ تبارک و تعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا امام صرف ایک یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں

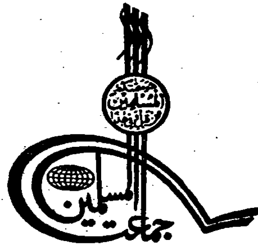
ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فرقہ وارانہ نام نہیں

بنیادِ محبت صرف ایک یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلق .. دنیوی تعلقات نہیں

وجہِ افتخار صرف ایک یعنی : ایمان باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین



JAMAAT-UL-MUSLIMEEN [INDIA]

[Preaching pure and unadulterated Islam]

www.india.aljamaat.org

Flat #204, Saleem Masood Complex,
Nizam Colony, Toli chowki,
Hyderabad – 500 008 (A.P.)
Cell: 9246343676 / 7396620946